سوال

(272) مدرسۃ البنات مردوں کی زیرِ نگرانی ہونا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع مسئلہ ذیل کے بارے میں ، کہ آج کل شہروں اور قصبوں کے اندر مدرسۃ البنات قائم کئے گئے ہیں ، جس میں کام کرنے والے عموماً مرد ہوتے ہیں۔ البتہ درجات سفلی کی تعلیم معلمات ہی دیتی ہیں اور درجات علیا کی تعلیم اکثر و بیشتر بوڑھے مرد دیتے ہیں۔ ان اسکول و مدارس میں شہرہ قصبہ کے تمام اطراف و جوانب سے لوگ ، بالغہ و مراہقہ لڑکیوں کو تعلیم دلانے کی غرض سے اپنے ہمراہ لے جا کر ، ان کو مدرسۃ البنات میں پہونچا کر گھر واپس آتے ہیں ، اور وہ لڑکیاں چار چھ ماہ اپنے والدین و خویش و اقارب کی نظروں سے اوجھل رہتی ہیں۔ کیا اس طرح تعلیم دلانا ازروئے شرع جائز ہے ؟ ۔ زید کہتا ہے کہ اس پر فتن دور میں ایسا کرنا قطعاً مناسب ہے اور فتنہ کا قوی اندیشہ ہے ؟ ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

کوئی بھی مدرسۃ البنات ہو ، ان میں مقامی و غیر مقامی (شہر و قصبہ کے قریبی اطراف کی) چھوٹی بچیوں کا ، اور پردہ کے ساتھ مراہقہ و بالغہ لڑکیوں کا سواری (رکشہ ، تانگہ ، بیل گاڑی ، لاری وغیرہ) کے ذریعہ ، تعلیم کے لئے روزانہ صبح کو آنا اور چھٹی ہونے پر شام کو اپنے گھروں کو چلے جانا اور اس طرح ان کو تعلیم دلوانا شرعاً جائز ہے ، بشرطیکہ تعلیم گاہ تک آنے جانے میں ان کی پوری نگرانی کا معقول انتظام ہو۔ ان کے رشہ ، تانگہ کے ساتھ ان کا کوئی محرم موجود ہو ، اور اجتماعی شکل میں آنے جانے کی صورت میں ، ان کے ساتھ کوئی دیندار بوڑھی عورت اور مدرسہ کا کوئی پابند شرع ذمہ دا سر مرد بھی ہو ، اور بشرطیکہ درس گاہ میں درجات علیا کی طالبات اور ان کے بوڑھے استاد کے درمیان پردہ حائل ہو ، اور بشرطیکہ استاد اور تمام بچیاں خواہ وہ مراہقہ سے بہت کم عمر کی کیوں نہ ہوں ، سب کی سب بالکل سادہ لباس میں ہوں اور بے زیب و زینت رہیں ۔

ان بچیوں کے اولیا اور سرپرستوں پر تمام اوقات میں ، ان کی ہر قسم کی حفاظت اور نگرانی شرعاً لازم اور فرض ہے ، اور اس فرض کی ادائے گی اس وقت ہو سکتی ہے جب کہ ان بچیوں کی تعلیم گاہ میں آمدورفت کا مذکورہ انتظام رہے ۔

اور مذکورہ بالا قسم کی اقامتی تعلیم گاہوں میں بہت دور کے لوگوں کا ، اپنی مراہقہ اور بالغہ لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے جا کر تعلیم کے لئے وہاں چھوڑ آنا ، پھر چند مہینوں کے بعد چھٹی کے موقع پر جا کر ان کو اپنے ساتھ لے آنا اور اس طرح ان کو تعلیم دلانا جائز ہے ، بشرطیکہ ان تعلیم گاہوں کے دارالاقاموں میں شرعی پردہ ، اور ان کی ٹھیک نگرانی اور دینی تربیت پر قابل اطمینان معقول انتظام ہو ، اور بشرطیکہ درس کے وقت ان لڑکیوں اور ان کے بوڑھے استادوں کے درمیان پردہ حائل ہو ، اور جملہ استانیاں اور دارالاقامہ کی نگراں عورت پابند شرع ہوں ، ان کی وضع قطع اور لباس ، رہن سہن غیر مسلموں کا سا نہ ہو ، اور ان تعلیم گاہوں کے جملہ ذمہ دار مرد اور ارکین پابند شرع و متورع ہوں ۔ فقط

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 510

محدث فتویٰ